

سودان کی صورتحال اور شہر العبید کا محاصرہ

تحریر: استاد عبد الخالق عبدون

(ترجمہ)

زمینی صورتحال میں ایک بڑی پیش رفت کے طور پر، ریپڈ سپورٹ فورسز (RSF) کی جانب سے العبید شہر پر مسلسل ڈرون حملے کیے جا رہے ہیں، جن کے نتیجے میں درجنوں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور شہری تنصیبات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ برطانوی وزارت خارجہ کے ایک بیان کے مطابق، منگل کے روز برطانیہ اور چھ یورپی ممالک نے ریپڈ سپورٹ فورسز کی جانب سے العبید کے گھیراؤ کے بعد وہاں جاری تشدد کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ناروے نے 'سودان میں مظالم کی روک تھام اور انصاف کے حصول کے اتحاد' کی جانب سے ایک بین الاقوامی بیان جاری کیا ہے، جس میں برطانیہ، فرانس، جرمنی، ہالینڈ، آئرلینڈ اور کینیڈا سمیت 21 ممالک کی تائید شامل ہے؛ اس بیان میں العبید میں بڑے پیمانے پر ممکنہ مظالم کے خطرے سے خبردار کیا گیا ہے۔ بیان میں سوڈانی فوج اور ریپڈ سپورٹ فورسز پر زور دیا گیا ہے کہ وہ شہریوں کے تحفظ اور انسانی بنیادوں پر امداد کی رسائی یقینی بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈالیں۔ جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے سامنے ناروے کے سفیر، تورموڈ اینڈریسن نے متنبہ کیا کہ العبید میں تقریباً 5 لاکھ شہری، جن میں ایک لاکھ سے زائد بے گھر افراد بھی شامل ہیں، سنگین خطرے سے دوچار ہیں اور انہیں بڑے پیمانے پر انسانی حقوق کی پامالیوں اور مظالم کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

اسی دوران واشنگٹن نے بھی العبید میں بڑے پیمانے پر ہونے والے ممکنہ مظالم کے بارے میں انتباہ جاری کیا ہے۔ 22 جون 2026 کو امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان تھامس پیگوٹ نے "ریپڈ سپورٹ فورسز اور ان کی اتحادی افواج کی جانب سے العبید شہر کے گردونواح میں مظالم کے خطرات" کے عنوان سے ایک بیان جاری کیا، جس میں کہا گیا: "ریاستہائے متحدہ ان اطلاعات پر شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ ریپڈ سپورٹ فورسز اور ان کی اتحادی قوتیں العبید کے گرد اپنے دستے جمع کر رہی ہیں، جس سے شہریوں کے خلاف تشدد، شہری اہداف پر حملوں اور العبید سمیت پورے خطہ کردفان میں تنازعے کی شدت میں اضافے کا سنگین خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ریپڈ سپورٹ فورسز اور ان کی حلیف قوتیں ایسی تمام کارروائیوں کو فوری روک دیں جو شہریوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے، انسانی امداد کی راہ میں رکاوٹ بننے یا مزید مظالم اور انسانی تکالیف میں اضافے کا باعث بنیں۔ امریکہ نے جنگجو فریقین پر زور دیا کہ وہ انسانی امداد کی محفوظ، تیز رفتار اور بلا تعطل رسائی کو ممکن بنائیں، شہریوں کے تحفظ کی اپنی ذمہ داری پوری کریں اور مزید مظالم کی روک تھام کے لیے فوری اقدامات اٹھائیں۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اس تنازعے کا کوئی فوجی حل نہیں ہے، اور فریقین کو بغیر کسی پیشگی شرط کے مذاکرات کے ذریعے ایسا سیاسی تصفیہ کرنا چاہیے جو تشدد کا خاتمہ کرے اور سوڈانی عوام کے بے پناہ مصائب کا مداوا کر سکے۔ امریکہ اپنے بین الاقوامی شراکت داروں اور متعلقہ سوڈانی فریقین کے ساتھ مل کر انسانی ہمدردی کی بنیاد پر جنگ بندی اور امداد کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے کوشاں رہے گا۔

العبید شہر، جو شمالی کردفان ریاست کا دارالحکومت ہے اور "عروس الرمال" (صحرا کی دلہن) کہلاتا ہے، سوڈانی فوج اور اس کی حامی قوتوں کے لیے غیر معمولی عسکری اور لاجسٹک اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہاں پانچویں انفرنٹری ڈویژن کا ہیڈ کوارٹر واقع ہے۔ مزید برآں، یہ شہر شمالی، مغربی اور جنوبی کردفان سے لے کر دارفور تک پھیلی ہوئی جنگی کارروائیوں کی نگرانی اور انتظام و انقسام کے لیے ایک اہم مرکز کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

العبید کا شمار سودان کے قدیم ترین اور تجارتی و جغرافیائی طور پر اہم ترین شہروں میں ہوتا ہے۔ مغربی سودان کے وسط میں واقع ہونے کی بنا پر یہ نقل و حمل اور تجارت کا ایک حیاتیاتی مرکز ہے، جہاں ریلوے لائنیں، قومی شاہراہیں اور قدیم تجارتی قافلوں کے راستے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ یہ شہر ملکی نقل و حمل کے نیٹ ورک میں ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ یہ دارفور کو خرطوم سے ملانے والی مرکزی سڑک پر واقع ہے، اور یہاں ایک ہوائی اڈہ بھی موجود ہے جو تجارتی اور شہری آمد و رفت کے لیے وقف ہے؛ یہی وہ عوامل ہیں جنہوں نے اسے ریپڈ سپورٹ فورسز کا بنیادی ہدف بنا دیا ہے۔

جمعہ 19 جون 2026 کو سوڈانی مسلح افواج اور ریپڈ سپورٹ فورسز نے العبید کے گرد اپنی عسکری قوت جمع کرنا جاری رکھا، جبکہ مسلسل دوسرے ہفتے بھی شدید لڑائی کی لہر برقرار رہی۔ ریپڈ سپورٹ فورسز نے شہر کو تین اطراف سے محاصرے میں لے رکھا ہے اور اس پر فضائی و توپ خانے سے شدید بمباری کی جا رہی ہے۔ مبصرین کے مطابق ان وجوہات کی بنا پر حالیہ مہینوں میں شہر پر عسکری دباؤ میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ فوج شہر کے سقوط کے امکانات کو رد کرتے ہوئے اپنے مکمل کنٹرول کا دعویٰ کر رہی ہے، تاہم ریپڈ سپورٹ فورسز کے میڈیا پلیٹ فارمز نے سینکڑوں سپاہیوں اور افسران کے قریبی شہروں کی طرف فرار ہونے کی خبریں دی ہیں۔ عسکری تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ کردفان کی اس جنگ کے نتائج پورے سوڈان میں جاری لڑائی کا رخ متعین کر سکتے ہیں۔ ماہرین کے بقول العبید "کردفان کی کنجی" ہے، بالکل اسی طرح جیسے الفاشر "دارفور کی کنجی" تھی، اور اس پر قبضہ کرنے والے کو مغربی اور وسطی سوڈان کے درمیان نقل و حرکت کے تمام راستوں پر بڑی برتری حاصل ہو جائے گی۔

مختلف ممالک، اقوام متحدہ کے اداروں اور مقامی تنظیموں نے العبید میں خوراک و ادویات کی قلت اور بجلی و پانی کی فراہمی منقطع ہونے کے باعث انسانی المیے کے سنگین خطرات سے خبردار کیا ہے، کیونکہ شہر کے بڑے حصے بنیادی سہولیات سے محروم ہو چکے ہیں۔ ان حالات کے نتیجے میں لاکھوں شہری نقل مکانی کر کے قریبی علاقوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں، حالانکہ ان علاقوں میں بھی امن و امان اور انسانی صورتحال شہر کے اندرونی حالات جیسی ہی دگرگوں ہے۔

بڑھتے ہوئے خدشات کے باوجود، سوڈانی فوج کے سابق چیف آف اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل ہاشم عبد المطلب نے العبید کے ریپڈ سپورٹ فورسز کے ہاتھوں میں جانے کے امکان کو خارج کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حالیہ حملوں کا اصل مقصد شہر پر فوری قبضہ کرنا نہیں بلکہ سوڈانی فوج پر دباؤ بڑھانا اور دارفور کی جانب اس کی فوجی پیش قدمی میں رکاوٹیں کھڑی کرنا ہے۔

یورپ، بالخصوص برطانیہ کا طریقہ کار اب اس جنگ میں بالکل واضح ہو چکا ہے جیسے امریکہ نے یورپی اثر و رسوخ کو ختم کرنے کے لیے چھیڑا ہے۔ یورپ دونوں فریقین کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو اچھالنے میں مہارت رکھتا ہے؛ وہ کانفرنسیں منعقد کرتا ہے، مذمتی بیانات جاری کرتا ہے اور سوڈانی عوام کے ساتھ ہمدردی کا دکھاوا کرتا ہے، لیکن درحقیقت وہ صرف اپنے کھوئے ہوئے اثر و رسوخ کی واپسی کے لیے کوشاں ہے اور اسے اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ چاہے تمام سوڈانی ہی کیوں نہ ہلاک ہو جائیں۔

دوسری طرف امریکہ فوج اور ریپڈ سپورٹ فورسز کے قائدین کو سوڈانی عوام کے خلاف مظالم جاری رکھنے پر اکسا رہا ہے اور انہیں عسکری فیصلے کے بغیر جنگ کو طول دینے کی ترغیب دے رہا ہے۔ ہائیڈن کے دور سے ہی تمام امریکی سیاستدانوں کی زبان پر یہ جملہ عام ہو چکا ہے کہ "اس جنگ کا کوئی فوجی حل نہیں ہے"، جو درحقیقت دونوں فریقین کے لیے خونریزی جاری رکھنے کا ایک اشارہ (گرین سگنل) ہے۔ امریکہ سوڈان کے سیاسی میدان کو یورپی ایجنٹ سیاستدانوں اور فوجی افسران سے پاک کرنا چاہتا ہے، وہ سوڈان کو انتہائی کمزور کر دینا چاہتا ہے اور تمام فریقین کو الجھا کر ملک کی شہ رگیں کاٹنا چاہتا ہے، اور یہ مقصد جنگ کو طویل کیے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

سوڈان نے عالمی طاقتوں، امریکہ اور برطانیہ کی اس رسہ کشی کی وجہ سے بے پناہ مصائب جھیلے ہیں، جنہیں اس لایعنی جنگ کے نتائج کی ذرہ برابر پرواہ نہیں جس نے سوڈانی عوام کو خون کے آنسو رلایا ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں، لیکن اصل حیرت کی بات ملک کے باشندوں کی ان سازشوں پر خاموشی ہے جو ان کے ضمیر فروش حکمرانوں کی مدد سے ملک کے خلاف ہوئی جا رہی ہیں۔

اب وقت ہے آگیا ہے کہ استعماری ریاست کی جڑیں کاٹنے اور سوڈان سمیت تمام مسلم بلاد سے ان کے ناپاک ہاتھ روکنے کے لیے عملی جدوجہد کی جائے۔ اور یہ مقصد تب ہی حاصل ہو سکتا ہے جب اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت پر بیعت کر کے مسلمانوں کا ایک خلیفہ مقرر کیا جائے جو اسلام کے مطابق لوگوں کی سیاست کرے اور ان گناہ گار و خبیث ہاتھوں کو جڑ سے کاٹ کر رکھ دے۔

ولایہ سوڈان میں حزب التحریر کے میڈیا آفس کے رکن